تحقیق الفتوی فی إبطال الطغوی

# شفاعت مصطفٰی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مع ضمیمہ

تحریر اول از: علامہ محمد فضل حق خیرآبادی

بردّ عبارت "تقویۃ الایمان"


تصنیف: امام حکمت وکلام علامہ محمد فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ وتقدیم: شرف ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری



مکتبۂ قادریہ۔ لاہور

مکتبۂ زین العابدین

نام کتاب ............ تحقیق الفتوٰی فی ابطال الطغوٰی
ترجمہ .......... شفاعت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف .......... علامہ محمد فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالٰی
اردو ترجمہ .......... علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
پروف ریڈنگ .......... جناب محمد عالم مختار حق صاحب
سن تصنیف .......... ۱۸ رمضان المبارک ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۵ء
اشاعت سوم .......... رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ/ 2000ء
کتابت .......... مولانا شاہ محمد چشتی نظامی
تعداد .......... گیارہ سو
اشاعت چہارم........ 2011ء
قیمت .......... 300/=

ملنے کا پتا

مکتبہ قادریہ۔ لاہور
مکتبہ زین العابدین

# تحقیق الفتوےٰ فی ابطال الطغوےٰ

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ۱۵ ارمحرم ۱۲۴۰ھ کو تقویۃ الایمان لکھی، کسی شخص نے اس کی ایک عبارت نقل کر کے شاہ فضل حق خیر آبادی کی خدمت میں پیش کی جس میں شفاعت کا انکار کیا گیا تھا۔ علامہ نے ۱۸ ارمضان المبارک ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۵ء میں تحقیق الفتوےٰ فی ابطال الطغوےٰ (سرکشی کے ابطال میں فتوے کی تحقیق) لکھی اور جواب کا حق ادا کر دیا۔

تقویۃ الایمان (مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی) کے ص ۳۵ سے ۳۸ تک مسئلہ شفاعت پر گفتگو کی گئی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

شفاعت کی تین قسمیں ہیں:۔

(۱) شفاعتِ وجاہت، مثلاً بادشاہ کے پاس کسی معتمد وزیر نے ایک مجرم کی سفارش کی، بادشاہ اس خطرے کے پیشِ نظر اس کی سفارش مان لیتا ہے کہ نہ ماننے کی صورت میں وزیر ناراض ہو جائے گا اور نظامِ مملکت میں خلل پڑ جائے گا۔ اس اعتبار سے بارگاہِ الٰہی میں شفاعت نہیں ہو سکتی کیونکہ کسی بھی بزرگ شخصیت کو بارگاہِ الٰہی میں یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے۔

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکمِ کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے" (ص ۳۵)

۲ : شفاعت بالمحبت ، مثلاً بادشاہ کا محبوب سفارش کرے اور بادشاہ اس کی سفارش اس لئے قبول کرلے کہ کہیں محبوب رُوٹھ نہ جائے اور اس کے روٹھنے سے مجھے رنج لاحق نہ ہو۔ یہ شفاعت بھی بارگاہِ الٰہی میں نہیں ہوسکتی۔

۳ : شفاعت بالاذن : مثلاً چور گرفتار ہوکر بادشاہ کے سامنے پیش ہوتا ہے وہ ہمیشہ کا چور نہیں ہے، اپنے کئے پر نادم ہے اور کسی امیر وزیر کی پناہ نہیں لیتا، بادشاہ اسے معاف کرنا چاہتا ہے لیکن آئین بادشاہت کا خیال کرکے بے سبب درگزر نہیں کرسکتا، کوئی امیر وزیر اس کی مرضی پاکر اس تقصیروار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام کرکے اس چور کی تقصیر معاف کردیتا ہے، سو اللہ کی جناب میں ایسی قسم کی شفاعت ہوسکتی ہے اور جس نبی و ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں ذکر ہے، سو اس کے معنی یہی ہیں (ملخصاً)

چونکہ قرآن و حدیث سے انبیاء و اولیاء کی شفاعت ثابت ہے اس لئے پہلی دو قسموں کا کھلم کھلا انکار کیا اور تیسری قسم کے انکار میں حیلہ بہانہ سے کام لیا کیونکہ تقویۃ الایمان کے مطابق تیسری قسم میں محض بظاہر شفاعت ہے، درحقیقت اللہ تعالےٰ خود مجرم کو معاف کرنا چاہے گا لیکن آئینِ بادشاہت کا خیال کرکے بے سبب درگزر نہیں کرسکے گا اس لئے نبی اور ولی، اللہ تعالےٰ کا منشا معلوم کرکے شفاعت کریں گے اور اللہ تعالےٰ برائے نام اس شفاعت کو قبول کرکے از خود مجرم کو معاف کردے گا۔

دیکھا آپ نے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ کا عجز ثابت کیا کہ بے سبب درگزر نہیں کرسکے گا اور کس عیاری سے انبیاء و اولیاء سے شفاعت کی اس قسم کی بھی نفی کردی۔

سائل نے یہ عبارت نقل کر کے علامہ فضل حق خیر آبادی سے درج ذیل امور دریافت کئے :۔

(۱) یہ قول حق ہے یا باطل؟

(۲) یہ کلام حضور سید الانام صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان پر مشتمل ہے یا نہیں؟

(۳) اگر یہ کلام تنقیصِ شان ہے تو اس قائل کا شرعی طور پر کیا حکم ہے؟

حضرتِ علامہ نے جواب کو چار مقامات پر تقسیم کیا ہے :۔

پہلا مقام : شفاعت کی حقیقت اور اس کے اقسام اور بالخصوص سید الشافعین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت کا بیان۔

دوسرا مقام : قائل مذکور کے کلام کا ابطال۔

تیسرا مقام : یہ کلام حضور سید المقربین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان پر مشتمل ہے۔

چوتھا مقام : علماءِ شریعت کے نزدیک اس جرم کے مرتکب کا حکم۔

ہر مقام میں عقلی و نقلی دلائل تفصیل سے بیان کئے اور آخر میں سوال مذکور کے ہر جزء کا جواب بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے :۔

(۱) یہ کلام سراپا جھوٹ اور فریب ہے کیونکہ اس میں گناہگاروں کی نجات کے لئے شفاعت کے سبب ہونے کا انکار ہے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تمام انبیاء و اولیاء اور ملائکہ کی شفاعتِ وجاہت اور شفاعتِ محبت کی نفی ہے اور یہ عقیدہ قرآن و حدیث اور اجماعِ امت کے خلاف ہے جیسا کہ تفصیلاً پہلے مقام میں بیان ہوا۔

(۲) بے شک اس کا یہ کلام حضرت محبوب رب العالمین تمام انبیاء، ملائکہ

# خلاصۂ فتوےٰ

جب چاروں مقام مکمل ہوگئے تو اب خلاصۂ فتوے اور استفسار کا جواب سنئے!

سائل نے تین سوال کئے تھے:

(۱) یہ کلام حق ہے یا باطل؟

(۲) اس کا یہ کلام حضرت سید الاولین والآخرین افضل الانبیاء والمرسلین آپ پہ صلوٰۃ بھیجنے والوں کی پاکیزہ ترین صلوٰۃ، سلام بھیجنے والوں کا بہترین سلام، فرشتوں اور مسلمانوں کا پسندیدہ ترین تحفہ ہو، کی شانِ عالی اور قدرِ جلیل وجمیل کی تنقیص وتخفیف ہے یا نہیں؟

(۳) اگر یہ کلام نبیِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان کی قباحت پر مشتمل ہے تو اس کے مرتکب کا حال اور حکم شرعاً کیا ہے اور وہ دین وملت کے لحاظ سے کون ہے؟

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ قائل کا کلام مذکور سراپا جھوٹ، دروغ، فریب اور دھوکہ ہے کیونکہ وہ گناہگاروں کی نجات کے لئے شفاعت کے سبب ہونے کی نفی کرتا ہے اور نبیِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم، دیگر انبیاء وملائکہ علیہم السلام اور اصفیاء سے شفاعتِ وجاہت اور شفاعتِ محبت کی نفی کرتا ہے۔ اس کا یہ عقیدہ کتابِ مبین، احادیثِ سید المرسلین اور اجماعِ مسلمین کے خلاف ہے جیسے مقامِ اول میں تفصیلاً ثابت ہوا اور مقامِ ثانی میں اس کلام کے کچھ جملوں کا بطلان دلائل سے واضح ہوا۔

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کا کلام بلاشبہ بارگاہِ الٰہی کے مقربین کے سردار، دیگر انبیاء، ملائکہ، اصفیاء، مشائخ اور اولیاء، صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم وسلم کی تنقیصِ شان پر مشتمل ہے اور استخفاف پر دلالت کرتا ہے جیسے مقامِ ثالث میں مذکور ہوا اور اس سے پہلے دلائل سے ثابت ہوا۔

تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس بیہودہ کلام کا قائل از روئے شریعت کافر اور بے دین ہے اور ہرگز مسلمان نہیں ہے اور شرعاً اس کا حکم قتل اور تکفیر ہے جو شخص اس کے کفر میں شک و تردد لائے یا اس استخفاف کو معمولی جانے کافر و بے دین اور نا مسلمان ولعین ہے مگر کفر اور بے دینی میں اس شخص سے کم ہے جو اس گمراہانہ کلام کو قابلِ تحسین جانتا ہے اور اس کلام کے اعتقاد کو ضروریاتِ دین میں سے شمار کرتا ہے، ایسا شخص کفر میں قائل کے برابر ہے بلکہ استخفاف میں اس سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ اس نے نبی اکرم، دیگر انبیاء، ملائکہ اور اولیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے استخفاف کو مستحسن جانا اور اسے ضروریاتِ دین میں سے گمان کیا،
اسی طرح جو شخص ظاہراً یا باطناً ایسے مسائل میں اس قائل کی طرفداری روا رکھتا ہے اور اہلِ علم میں اس کی عزت کے تحفظ کے لئے دور از کار تاویلات اختیار کرتا ہے وہ بھی نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تخفیفِ شان کا مرتکب ہوا ہے کہ ایک بے دین کی طرفداری کو سیدالانام صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت پر ترجیح دی اور ملامت کے خوف بلکہ بتقاضائے بدبختی اس کلام کے ثابت کرنے کے درپے ہوا جو نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تخفیفِ شان پر دلالت کرتا ہے اور یہ سب کفر اور الحاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور آپ کی آلِ پاک کے طفیل اس سے محفوظ رکھے،
چوتھے مقام میں ان مقاصد کے ثابت کرنے سے فراغت حاصل ہوئی، پس ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی، والحمد للہ رب العالمین۔

# خاتمہ

اب کفر کی گہری ظلمت چھٹ گئی اور ایمان کا نور جگمگا اٹھا، جو چاہے
ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے، ہدایت کے پیرو کاروں پر سلام ہو۔
یہ تحریر ہدایت دینے والے بے نیاز رب کی طرف محتاج
بندے محمد فضل حق بن محمد فضل امام فاروقی حنفی خیر آبادی
کی ہے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان دونوں پر لطف و کرم فرمائے
اس ذاتِ کریم کے طفیل جو مجالس کو زینت دینے والوں میں سب سے
بہتر ہیں، جن کی عنایت نے پکارنے والے کی پکار کا جواب دیا اور وسیع
کرم سے دشمن کو جود و سخا سے نوازا، شہری اور دیہاتی کو اپنی بروقت
نوازش، ظاہر عطا اور بے انداز نعمتوں سے مالا مال کیا مقابلہ کرنے والوں
کو ہلاک کیا، دشمنوں کی روحیں قبض کرلیں اور جنہیں ایک ماہ کی مسافت
کے قصبوں اور دیہاتوں تک ہیبت سے مدد دی گئی، اللہ تعالیٰ
آپ پر اور آپ کے آل و اصحاب پر رحمتیں نازل فرمائے جو بیابانوں کے
ستارے اور روزِ قیامت کے شفیع ہیں جس دن (رحمتِ الٰہی کے بغیر)
کوئی قیدی نجات نہیں پائے گا اور راہِ راست پر چلنے والا قید نہیں

کیا جائیگا (یہ بارانِ رحمت) اس وقت تک رہے جب تک حُدی خوانوں کا سردار اونٹنیوں کو وجد میں لاتا رہے، بلند آوازا اور خوشنوائی سے شوق والوں کو گرماتا رہے اور آفاقِ عالم میں انعامات اور حوادث کے بادل برستے رہیں، میں نے اس تصنیف کا نام

## تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ

(طغیان اور سرکشی کے رد و ابطال میں فتوے کی تحقیق) رکھا۔

مجھے اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ اسے میرے لئے ذخیرۂ آخرت اور معاند کے لئے تنبیہ بنائے گا کیونکہ مخالف تحریر سے میرا ارادہ احباب میں فخر کرنے کا نہیں ہے، میں تو حسبِ استطاعت اصلاح چاہتا ہوں، اللہ تعالےٰ ہی مجھے توفیق دینے والا ہے اسی پر مجھے اعتماد ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں، اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کو واضح فرما، تو ہی سب سے بہتر حق کو واضح فرمانے والا ہے۔

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد وّاٰله وصحبه اجمعين۔

۱۸ رمضان المبارک ۱۲۴۰ھ

(۱) محمد فضل حق ۱۲۳۷ء

(۲) المتوکل علی اللہ محمد شریف ۱۲۴۰ء

(۳) حاجی محمد قاسم